Day: M T W T F S
Date: ___/___/20

سوال نمبر ۳

تعارف :

عقیدہ رسالت سے مراد ہے کہ رسولوں پر ایمان لایا جائے۔ ہم مسلمانوں میں عقیدہ رسالت کی بہت اہمیت ہے۔ عالم میں جو انبیاء بھیجے گئے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں کئی انبیاء مبعوث فرمائے جن کا مقصد دنیا والوں کو ایمان اور وحدانیت کی طرف بلانا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا تھا۔ حضرت آدم سے یہ سلسلہ شروع ہوا اور حضرت محمد ﷺ پر ختم ہوا۔ مختلف قوموں کی طرف ان کی ہدایت کے لئے انبیاء آئے۔ ان قوموں کی طرف بھیجے گئے وہ مخصوص تھے۔ مگر حضرت محمد ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی لئے عقیدہ رسالت ہمیں دین کی طرف راغب کرتا ہے اور نبی و رسول کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں انسان جنت کا حقدار ٹھہرایا جاتا ہے۔

عقیدہ رسالت :

عقیدہ رسالت سے مراد ہے رسولوں پر ایمان لانا۔ ہم چونکہ آخری امت ہیں اس لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم تمام رسولوں پر ایمان لایا جائے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ (البقرہ)

رسولوں میں فرق نہیں کرتے۔

اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ رسولوں پر ایمان لانے کے حوالے سے ارشاد فرماتا ہے:

كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ (البقرہ)

Day: M T W T F S
Date: ___/___/20___

اور آپ دوسرے ایمان رکھیں اللہ پر، فرشتوں پر، کتاب
پر اور رسول پر۔

انفرادی اور اجتماعی زندگی میں عقیدہ رسالت کی اہمیت:

(i) ہدایت کا سرچشمہ:

رسولوں کو رہنماؤں کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا جاتا ہے
رہے جہاں رسول کو مخصوص قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا۔
ان کے ذریعے ہی رہنماؤں کی ہدایت کیا جاتی تھی۔ آخری نبی ساری
امت کے لیے نبی بن کر تشریف لائے اور ان کی تعلیمات نہ صرف اس دنیا
میں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی کا ذریعہ ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

(ii) اللہ کی محبت کا ذریعہ:

رسولوں سے محبت ہی اللہ کی محبت کا ذریعہ ہے۔ اللہ
تعالیٰ نے انسانوں کو راہ راست پر لانے کے لیے رسول کو مبعوث
فرمایا۔ اور رسولوں کے ذریعے اپنی اطاعت سکھائی۔ اپنی
فرمانبرداری سکھائی جس پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کی
محبت حاصل کر لیتا ہے
حدیث میں ارشاد ہے:

جس نے رسول کو ایذا پہنچایا اس نے مجھے ایذا دیا اور
جس نے رسول سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

(iii) اخلاقیات کا سنوارنا:

جب ایک مسلمان رسولوں کی پیروی کرتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ رسولوں کی ہر تعلیمات پر عمل کرے جس میں رسولوں نے روک دیا۔ مثلاً جھوٹ، چوری، حسد، بغض، کینہ سے باز رہنے کا حکم دیا۔ تو ہم پر بھی یہ لازم ہے کہ ہم نبی کی تعلیمات سے زندگیاں سنوار لی جائیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"میں اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں"

(iv) مقصد حیات کی فراہمی:

رسولوں پر ایمان لانے سے انسانوں کو مقصد حیات حاصل ہوتا ہے۔ اس سے پہلے وہ اپنی مرضیوں کی رعایت کر رہا ہوتا ہے تو یہ اس کی خواہشات سے بنائی گئی چیزیں ہیں۔ لیکن رسولوں پر ایمان رکھنے سے انسان کو ایک مقصد حیات ملتا ہے۔ جس پر عمل کر کے وہ نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔

(v) تسکینِ قلب کا ذریعہ:

رسولوں سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کا حصہ ہے۔ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچایا اور اس بات

Day: M T W T F S
Date: ___/___/20___

پس ذکر و دعا ہر شخص کو خوف، حزن اور دوسرے روحانی امراض سے نجات دلاتی ہے۔ نہ دنیاوی شہرت، نہ عزت میں بلکہ اللہ کے ذکر میں دل کا سکون ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝

اللہ کی یاد میں دل کا سکون ہے۔

(vii) باہمی محبت و اخوت کا فروغ:

رسولوں پر ایمان لانے سے انسان ان کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے اور باہمی محبت و اخوت ان کی تعلیمات کا لازمی جز ہیں۔ مسلمانوں کی صفت ہے کہ انسان ایک دوسرے سے ہی جڑا ہوا ہے، جس طرح جسم کے ایک حصے کو تکلیف پہنچ جائے اس سے پورے جسم کو تکلیف پہنچتی ہے، بالکل اسی طرح انسان باہمی محبت و اخوت کے سوا کچھ نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں کا تمہارے ذمے حق ہے کہ ان کے
جان و مال و عزت کی حفاظت کرو۔

(viii) ایک امت کی تشکیل:

رسولوں پر ایمان لانے سے انسان کا یہ دنیا کے کسی کونے میں بھی ہو وہ ایک امت کا حصہ ہے۔ اسی طرح انبیاء پر ایمان رکھنے والوں پر ایمان لانے سے ایک امت کی تشکیل ہوتی ہے۔

اقبال نے ارشاد فرمایا:

ع چبھے کانٹا جو کابل میں تو
ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

۷) اتحاد روحانیت کا نظریہ:

تصوف میں یہ رجحان [illegible] ہے کہ روحانیت کی تشکیل میں [illegible] یہ روحانیت پر زور دیا جاتا ہے۔ [illegible] ایک [illegible] کو روحانیت [illegible] ہیں اس طرح سے [illegible] کے مطابق مسلمان ایک روحانی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] جاتی ہے۔

جیسا کہ مولانا رومی نے فرمایا:

"روح [illegible] ایک جسم کی مانند ہے [illegible] میں
درد ہو تو سارا جسم بے چینی محسوس کرتا ہے۔"

۸) اجتماعی بھلائی کا نظریہ:

تصوف میں اجتماعی بھلائی کا تصور پایا جاتا ہے۔ صوفیا [illegible] نہ صرف خود [illegible] مسلمانوں سے [illegible] کرتا ہے بلکہ [illegible] کے ساتھ بھلائی کا [illegible] ہے۔ [illegible] کی [illegible] میں [illegible] نبی کریم ﷺ نے ایک [illegible] سے [illegible] تھا۔

خلاصہ بحث:

المختصر، تصوف میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ روحانیت کا حصہ ہے جس سے نہ صرف انسان کی انفرادی زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں بلکہ [illegible] کی تشکیل اور اس کے [illegible] کا ذریعہ بھی ہے۔

Day: M T W T F S
Date: ___/___/20___

سوال نمبر ۴

تعارف:

اسلام میں صدقات و زکوٰۃ کا ایک جامع نظام موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کے مصارف بیان فرمائے۔ جو کہ آٹھ ہیں۔ جن میں فقراء، مساکین، عاملین اور مسافر شامل ہیں۔ زکوٰۃ کے نظام سے معاشرے میں غربت ختم ہو جاتی ہے بلکہ اس سے مال کی محبت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ اسی لیے زکوٰۃ کا حوالہ قرآن میں ۳۲ مرتبہ ذکر آیا ہے۔ جس سے زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

زکوٰۃ:

زکوٰۃ سے مراد ہے کہ مخصوص مال پر، ایک سال سے زیادہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد اڑھائی فیصد اللہ کی راہ میں خرچ کر دینا۔ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان ہوئے ہیں قرآن میں۔ جن میں فقراء، مساکین، عاملین، مؤلفۃ القلوب، غارمین، مسافر اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔

سونے پر ساڑھے سات تولہ
چاندی پر ساڑھے باون تولہ

قرآن میں ارشاد ہوا:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ (البقرہ ٥)

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو"

Day: M T W T F S
Date: __/__/20__

زکوٰۃ کے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات:

(i) مال کی محبت کا خاتمہ:

زکوٰۃ کا روحانی اور اخلاقی اثر یہ ہے کہ اس سے مال کی محبت ختم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے دل میں مال کی محبت کی بجائے اللہ اور اس کے رسول کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح وہ محبت سے چھٹکارا پا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"مال اور اولاد فتنہ ہیں"

(ii) اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین:

زکوٰۃ کا روحانی اور اخلاقی اثر یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ مال کو میری راہ میں خرچ کرو تو میں تم کو دگنا دوں گا۔ اسی یقین پر انسان اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۝

بے شک توکل کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(iii) باہمی محبت کا فروغ:

زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں باہمی محبت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ مال ادا کرنے والے کے دل میں معاشرے کے افراد سے محبت پیدا ہوتی ہے اور معاشرے کی زکوٰۃ ادا کرنے والے کے دل

Day: M T W T F S
Date: / /20

جس سے محبت بڑھتی ہے۔
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"زکوٰۃ ادا کرو اس سے باہمی محبت فروغ پاتی ہے۔"

۶) معاشرے سے غربت کا خاتمہ:

زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے جس سے معاشرہ امیر و غریب کی طبقاتی تقسیم کا شکار ہونے سے بچ جاتا ہے۔ زکوٰۃ کو اگر صحیح طریقے سے ادا کیا جائے اور اس کا صحیح استعمال کیا جائے تو ملک میں بھی غربت کا خاتمہ ہو گا۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

۷) جنت حاصل کرنے کا ذریعہ:

زکوٰۃ کا روحانی فائدہ یہ ہے کہ اس کی ادائیگی سے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کے مستحق بن جاتے ہیں اور اس کے ادا نہ کرنے سے جہنم کے عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح ایک آدمی جہنم کے عذاب سے بچنے کے لیے زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اور ان کے مال سے ان کی پیشانیاں اور پہلو داغے جائیں گے جو وہ جمع کر کے رکھتے تھے۔"

۸) مال کے پاک ہونے کا ذریعہ:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے ... گناہوں سے مال پاک
ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنا مال کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے
میں ... صاف ... پاک صاف ہو جاتا
ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے سے مال محفوظ ... آفات سے
پاک ہو جاتا ہے۔

(vii) عاجزی کا پیدا ہونا:

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے اندر عاجزی پیدا ہوتی ہے۔
ایک انسان جتنا بھی زیادہ دولت رکھتا ہو ... زکوٰۃ دیتا
ہے ... زکوٰۃ ادا کرتا ہے ...
اور زکوٰۃ ادا کرنا انسان کے اندر ... کے احساس کو ...
اسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے سے عاجزی پیدا ہوتی ہے۔
ایک معروف مفکر کے مطابق:

عاجز انسان صرف دوسروں کے سامنے عاجز
دکھتا ہے حقیقت میں اللہ کی ذات کے
سامنے ہے جو کہ عاجز ... بلکہ عاجزی
کو پسند کرتا ہے۔

خلاصہ بحث:

المختصر، زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں ...
کا خاتمہ ہو جاتا ہے بلکہ انسان کے اندر ...
مال کی محبت ... اور عاجزی بھی ... پیدا ہوتی ہیں

سوال نمبر ⑤

تعارف:

آپ ﷺ کی بعثت کے بعد خلفاء راشدین نے اجتہاد کی
ضرورت و اہمیت محسوس کی۔ اور وہاں مجتہدین اجتہاد و قیاس کے
اس کے اصول وضع کیے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ
بند ہو گیا تو لازم تھا کہ امت قرآن و حدیث کی روشنی میں نئے مسائل
کا حل تلاش کرے۔ یہ کوشش کی گئی جو براہ راست قرآن و حدیث
میں موجود نہ تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ دورِ جدید میں علماء نے
بھی ان حالات سے اجتہاد کرنے پر زور دیا۔ اس کے لیے مجتہد کو عالم
عامل ہونا چاہیے اور قرآن و سنت پر عبور حاصل ہونا چاہیے۔ دورِ
جدید میں ضرورتوں کے پیشِ نظر، جیسے بینکنگ، میڈیکل وغیرہ میں
اجتہاد کی ضرورت ہے۔

اسلام میں اجتہاد کا تصور:

اجتہاد کے لغوی معنی ہیں کوشش یا جانفشانی کوشش کرنا۔
اسلام میں اجتہاد سے مراد:

"کسی عالم کا قرآن و سنت کے مطابق ان مسائل کا حل تلاش
کرنا جو براہ راست قرآن و حدیث میں نہ ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اور ہم انہیں اپنے راستے دکھائیں گے۔"

اسلام میں اجتہاد کے اصول:

(i) مجتہد کا عاقل و بالغ ہونا:

مجتہد کے لیے لازمی ہے کہ وہ عاقل و بالغ ہو۔ وہ قرآن و حدیث کا عقلی جائزہ لینے کی طاقت رکھتا ہو اور وہ بچہ نہ ہو بلکہ جوان ہو۔

(ii) قرآن و حدیث کا عالم:

مجتہد کے لیے لازمی ہے کہ وہ قرآن و حدیث کا علم رکھتا ہو۔ اس کو قرآنی تعلیمات اور حدیث کے مطابق ہر چیز پر عبور حاصل ہو۔

(iii) ہوش و حواس رکھتا ہو:

مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ حواس باختہ نہ ہو بلکہ ہوش و حواس سے مسائل کا حل نکالنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

(iv) بدعت سے پرہیز:

مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین میں نئی چیز نہ لائے بلکہ نئے مسائل کا حل قرآن و حدیث کی روشنی میں نکالے۔

موجودہ دور میں اجتہاد کی اہمیت:

(i) سائنسی ترقی میں دینی تعلیمات کی ضرورت:

موجودہ دور میں سائنس میں بے پناہ ترقی ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ

سے لوگ جدید لیبارٹری کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ اُن کو ان کے مسائل کے حل کا یہی تھا تجربہ موجودہ دور میں سائنسی ترقی کی وجہ سے درپیش ہیں۔

(ii) فیملی پلاننگ کے حوالے سے اجتہاد:

فیملی پلاننگ میں بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ اجتہاد کیا جائے کہ فیملی پلاننگ واقعی اسلامی اصولوں پر مبنی ہے یا نہیں۔

(iii) عورتوں کے پردے کے حوالے سے اجتہاد:

آج بھی عورتوں کے پردے کے حوالے سے تقاضا دیا جا رہا ہے کہ آیا یہ اسلام نے اس کی اجازت بھی دی ہے یا نہیں۔ اس حوالے سے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

(iv) اسلامی ملک سودی معیشت کے حوالے سے اجتہاد:

اسلامی ممالک دوسرے ملکوں سے سود پر قرضہ لیتے ہیں تو اس بات پر اجتہاد کرنا چاہیے کہ یہ اسلام کی رو سے درست ہے یا نہیں۔

(v) غیر مسلم ممالک کے ساتھ تعلقات میں اجتہاد:

آج بھی یہ تصور عام ہے کہ غیر مسلم ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنا اسلام کے منافی ہے یا نہیں اس پر اجتہاد کیا جاتا ہے۔

خلاصہ بحث:

[illegible]

[illegible]

[illegible]